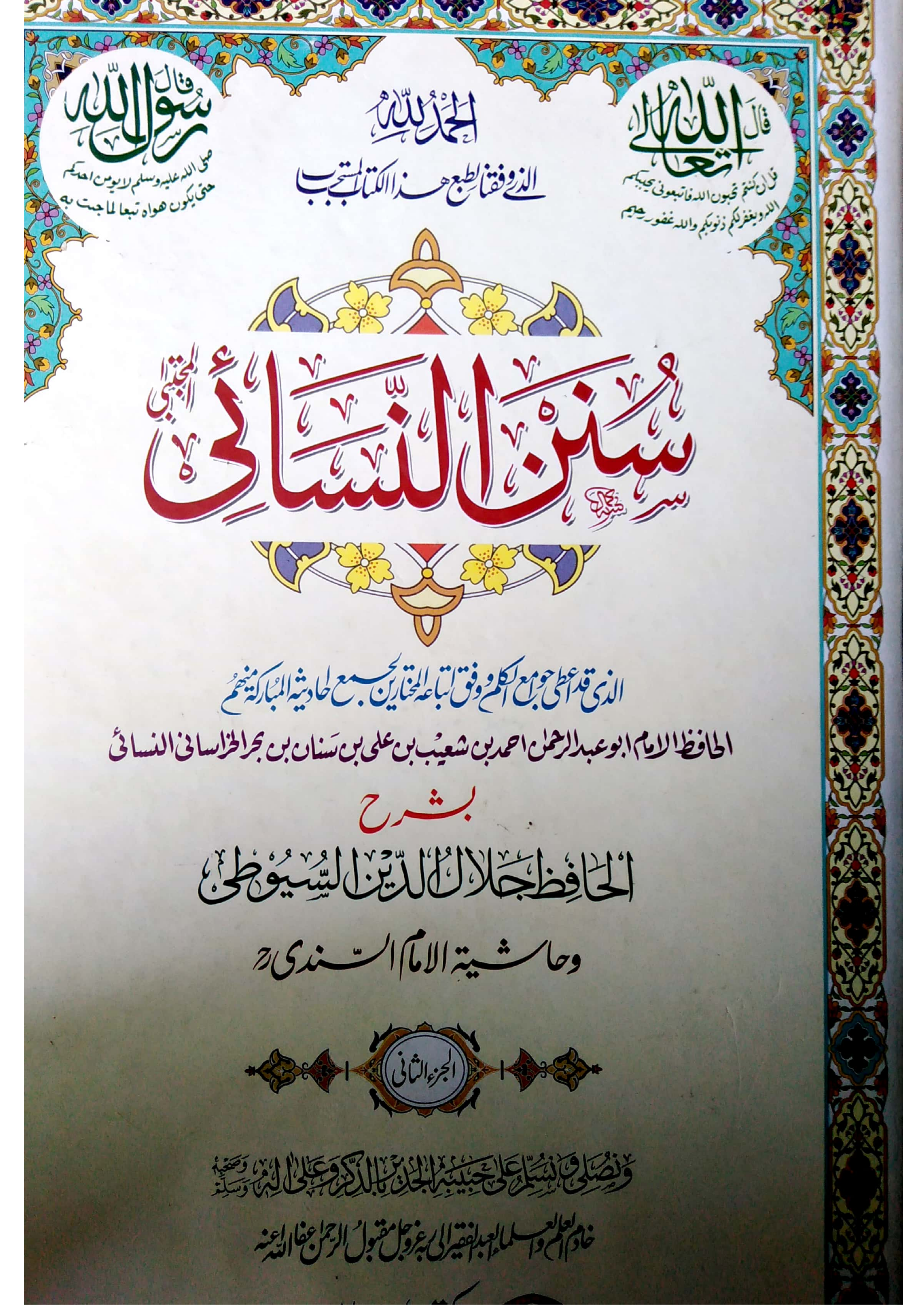


قال الله تعالى

قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم

الحمد لله

الذي وفقنا لطبع هذا الكتاب المستجاب

قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم لا يومن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت به

سنن النسائي

المجتبى

الذي قد اعطى جوامع الكلم ووفق اتباعه المختارين لجمع احاديثه المباركة منهم

الحافظ الامام ابو عبد الرحمن احمد بن شعيب بن علي بن سنان بن بحر الخراساني النسائي

بشرح

الحافظ جلال الدين السيوطي

وحاشية الامام السندي رح

الجزء الثاني

ونصلي ونسلم على حبيبه الجدير بالذكر وعلى اله وصحبه وسلم

خادم العلم والعلماء العبد الفقير الى ربه عز وجل مقبول الرحمن عفا الله عنه

باب سترة المصلی

اگر نمازی کو اندیشہ ہو کہ دوران نماز کوئی اس کے آگے
سے گزر رہے گا۔ تو وہ اپنے آگے سے سترہ رکھے گا۔
استحباباً یہ تمام نمازوں کے لیے ہے۔

نوٹ۔

امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔

دلیل

کان یرکز الحربۃ ثم یصلی الیھا۔

شوافع کے نزدیک۔

ہر حال میں لازمی ہے کہ سترہ نمازی سترہ رکھ
کر نماز ادا کرے یہی مذہب حنابلہ کا ہے۔

نوٹ۔

عند الشوافع اگر سترہ نہ ہو۔ تو نمازی اپنے سامنے
لکیر کھینچ لے۔

دلیل۔

کان یرکز الحربۃ ثم یصلی الیھا۔

رد

یہ حدیث اندیشہ پر محمول ہے۔

Scanned with CamScanner

نمازی کے آگے سے گزرنے کی صورت میں نماز کا حکم

ائمہ ثلاثہ: جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک:
نمازی کے آگے سے گزرنے سے نماز نہیں ٹوٹتی
چاہے انسان گزر رہے یا جانور گزر رہے۔

1 ← دلیل

عن ابن عباس قال جئت انا والفضل
علی اتان لنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس
بعرفۃ ثم ذکر کلمۃ معناھا فمررنا علی بعض الصف
فنزلنا وترکناھا ترتع فلم یقل لنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شیئا۔

2 ← عن ابن عباس قال زار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عباسا فی بادیۃ لنا ولنا کلیبۃ وحمارۃ ترعی
فصلی النبی العصر وھما بین یدیہ فلم یزجرا
ولم یؤخرا

احمد اور اصحاب الظواہر
عورت، گدھا، کالا کتا نمازی کے آگے سے گزرے
تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

دلیل:
عن قتادۃ قلت لجابر ما یقطع ا

قال كان ابن عباس الحرۃ الی الفن والکلب

نوٹ:

نمازی کے آگے سترہ رکھنا مستحب ہے۔ سترہ نہ ہونے کی صورت میں نمازی سے گناہ گار نہ ہوگا گزرنے والا۔

اصح یہ ہے کہ گزرنے والا گناہ گار ہوگا۔

دلیل

لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف اربعین خیرا لہ من ان یمر بین یدیہ۔

رد

1- جن احادیث میں قطع صلاۃ کا حکم ہے۔ وہ منسوخ ہیں اور باقی احادیث ناسخ ہیں۔

2- قطع صلاۃ سے مراد خشوع وخضوع کا قطع ہے جو کہ روح نماز ہے۔

(مناسک حج)

لغوی معنی:

قصد کرنا۔ زیارت کرنا۔

اصطلاحی معنی:

مخصوص اوقات میں عبادت کی نیت سے کعبۃ اللہ کا طواف کرنا۔ اور میدان عرفات میں قیام کرنا۔

حج کی وجہ تسمیہ

زمانہ قدیم سے اہل عرب حج کو حج کہتے ہیں۔ اور اسی لفظ کو اس شریعت میں باقی رکھا گیا اور بندہ چونکہ از راہ تعظیم کعبۃ اللہ کا قصد کرتا ہے لہذا اس کو حج کہتے ہیں۔

حج کا حکم (تمام ائمہ)

حج مطلقاً فرض ہے۔ اور اس کی فرضیت قرآن سنت اور اجماع صحابہ سے ثابت ہے۔

۱۔ وللہ

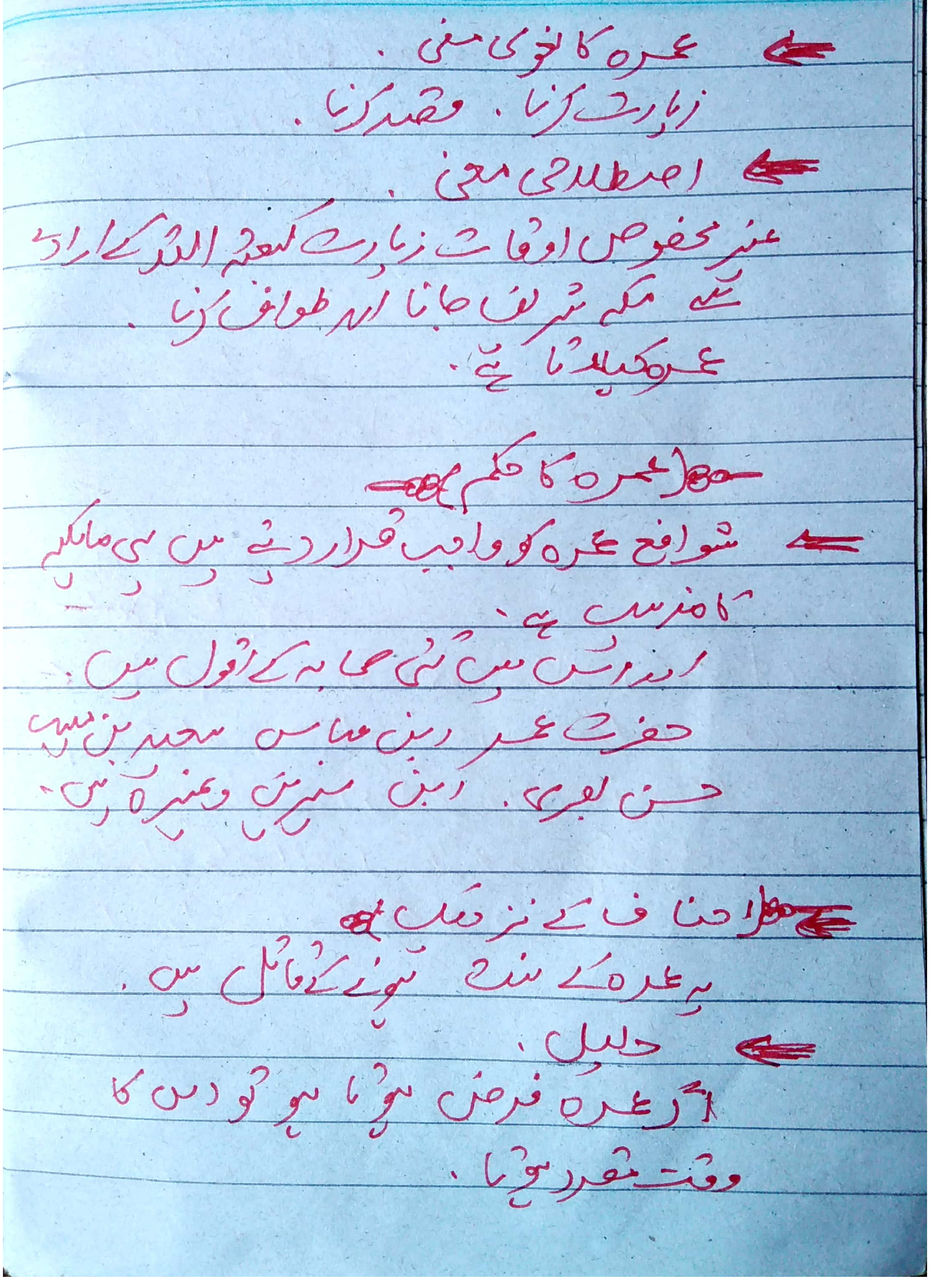
۲۔ واتموا الحج والعمرۃ للہ

۳۔ احادیث باب

۴۔ اسلام کی بنیاد کے ستون میں سے ہے۔

سوال: حج کی شرائط کیا ہیں؟
جواب:
۱۔ مسلمان ہونا
۲۔ عاقل ہونا
۳۔ بالغ ہونا
۴۔ صحت مند
۵۔ راستہ
۶۔ زادِ راہ (صاحبِ نصاب ہونا)
۷۔
۸۔

سوال: نوٹ
جواب:
امام مالک صرف دو شرائط کے قائل ہیں
۱۔ زادِ راہ ہونا ۲۔ سواری ہونا
یہاں تک کہ اگر کوئی آدمی مزدوری کر کے زادِ راہ اکٹھا کر سکے تو وہ حج کے لیے چلے اور راستے میں مزدوری کرے۔



عمرہ کا لغوی معنی:

زیارت کرنا، قصد کرنا۔

اصطلاحی معنی:

غیر مخصوص اوقات زیارت کعبۃ اللہ کے ارادے سے مکہ شریف جانا اور طواف کرنا۔
عمرہ کہلاتا ہے۔

عمرہ کا حکم

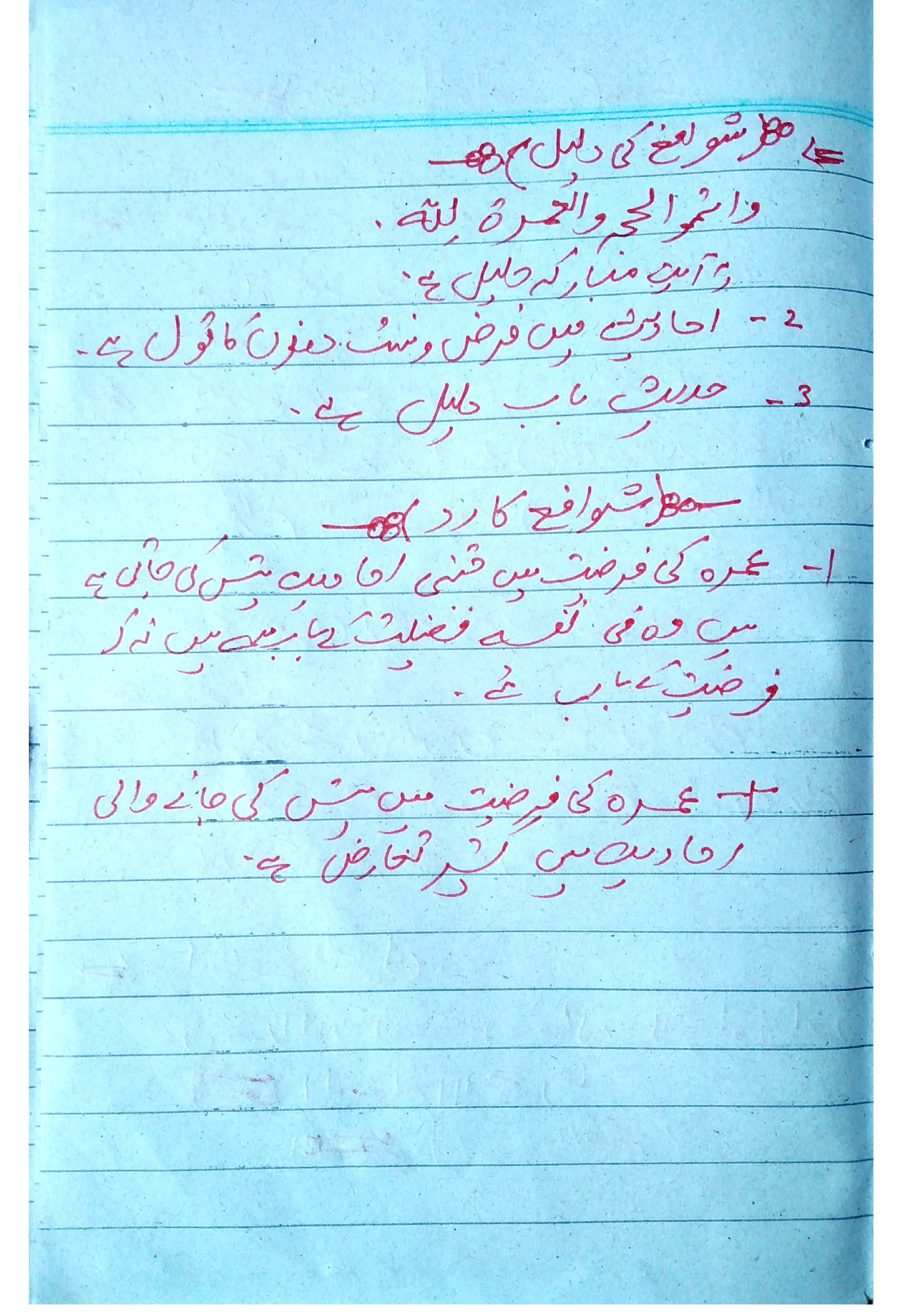
شوافع عمرہ کو واجب قرار دیتے ہیں یہی مالکیہ کا مذہب ہے۔
اور اس میں بہت سے صحابہ کے اقوال ہیں۔
حضرت عمر، ابن عباس، سعید بن مسیب، حسن بصری، ابن سیرین و عکرمہ رض۔

احناف کے نزدیک

یہ عمرہ کے سنت ہونے کے قائل ہیں۔

دلیل:

اگر عمرہ فرض ہوتا ہو تو اس کا وقت مقرر ہوتا۔



شوافع کی دلیل

1- واتموا الحج والعمرۃ للہ۔
یہ آیت مبارکہ دلیل ہے۔

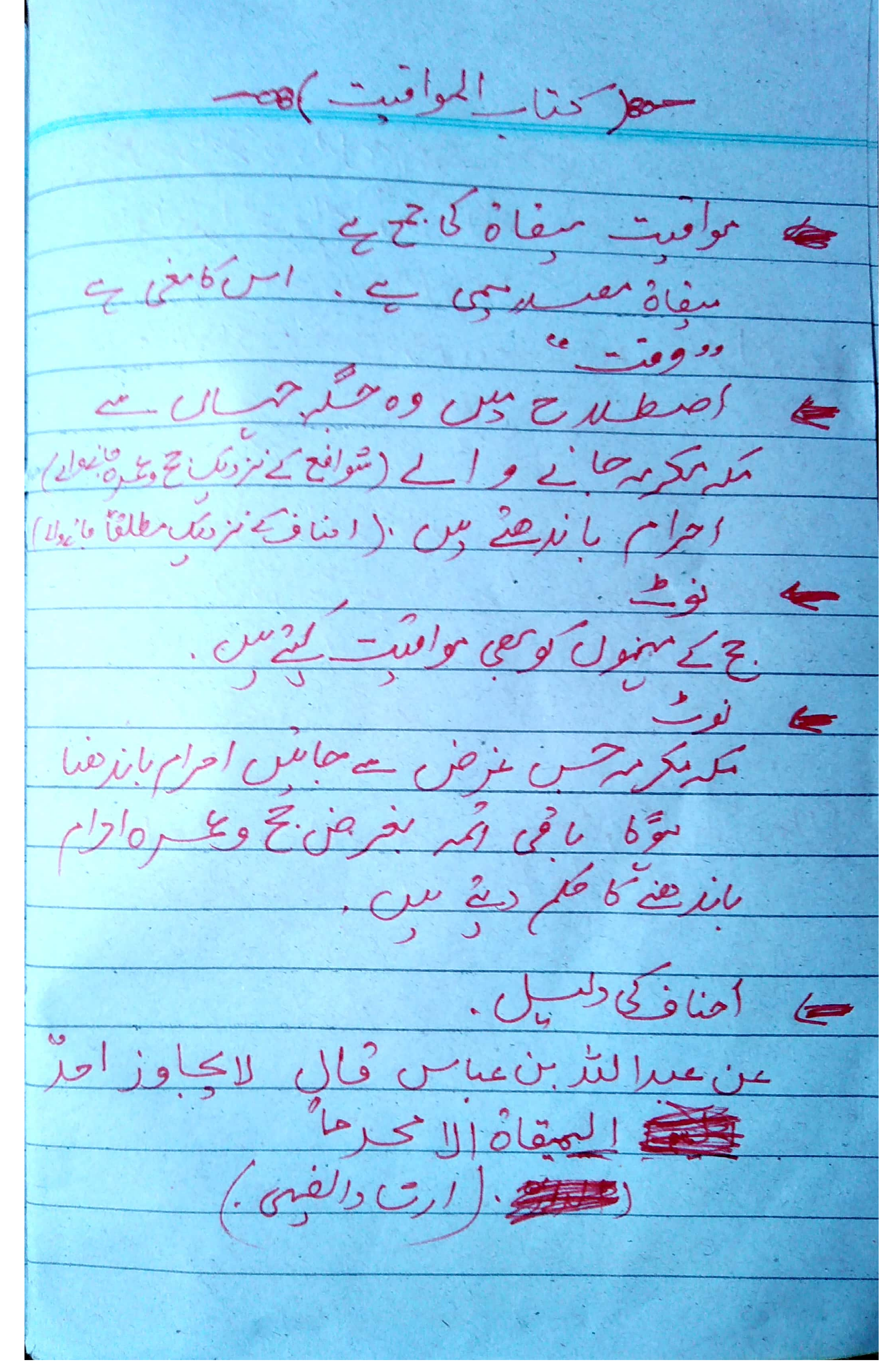
2- احادیث میں فرض و سنت دونوں کا قول ہے۔

3- حدیث باب دلیل ہے۔

شوافع کا رد

1- عمرہ کی فرضیت میں جتنی احادیث پیش کی جاتی ہے ان میں وہ فی نفسہ فضیلت کے باب میں ہیں نہ کہ فرضیت کے باب ہے۔

2- عمرہ کی فرضیت میں پیش کی جانے والی احادیث میں کثیر تعارض ہے۔



کتاب المواقیت

- مواقیت میقات کی جمع ہے

میقات مصدر میمی ہے۔ اس کا معنی ہے "وقت"

- اصطلاح میں وہ جگہ جہاں سے مکہ مکرمہ جانے والے (شوافع کے نزدیک حج و عمرہ جانے والے) احرام باندھتے ہیں۔ (احناف کے نزدیک مطلقاً جانے والا)

- نوٹ

حج کے مہینوں کو بھی مواقیت کہتے ہیں۔

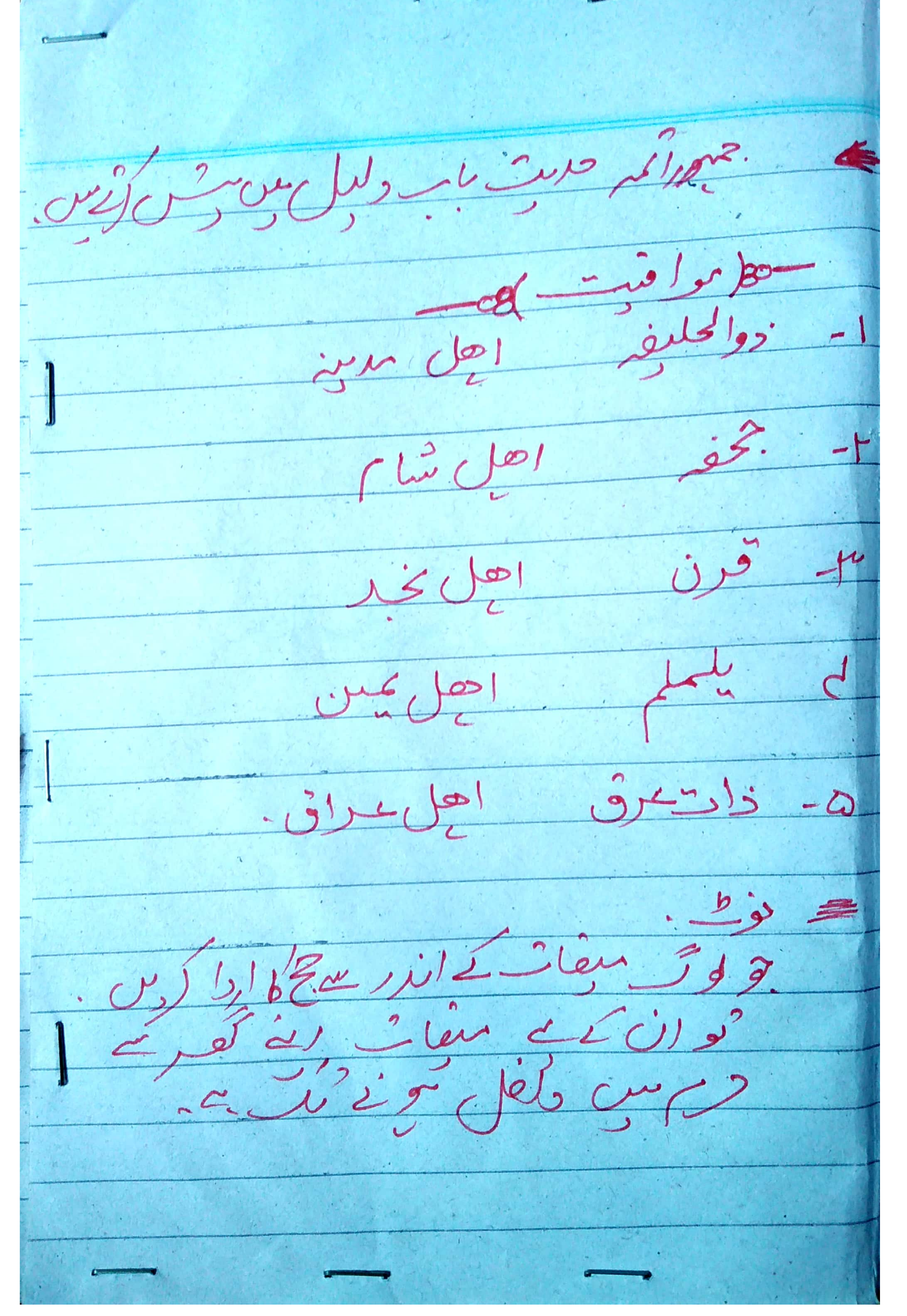
- نوٹ

مکہ مکرمہ جس غرض سے جائیں احرام باندھنا ہوگا باقی ائمہ بغرض حج و عمرہ احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں۔

- احناف کی دلیل۔

عن عبداللہ بن عباس قال لا یجاوز احد المیقات الا محرما

(دار قطنی)


جمہور ائمہ حدیث باب دلیل میں پیش کرتے ہیں.

مواقیت

۱- ذوالحلیفہ اہل مدینہ

۲- جحفہ اہل شام

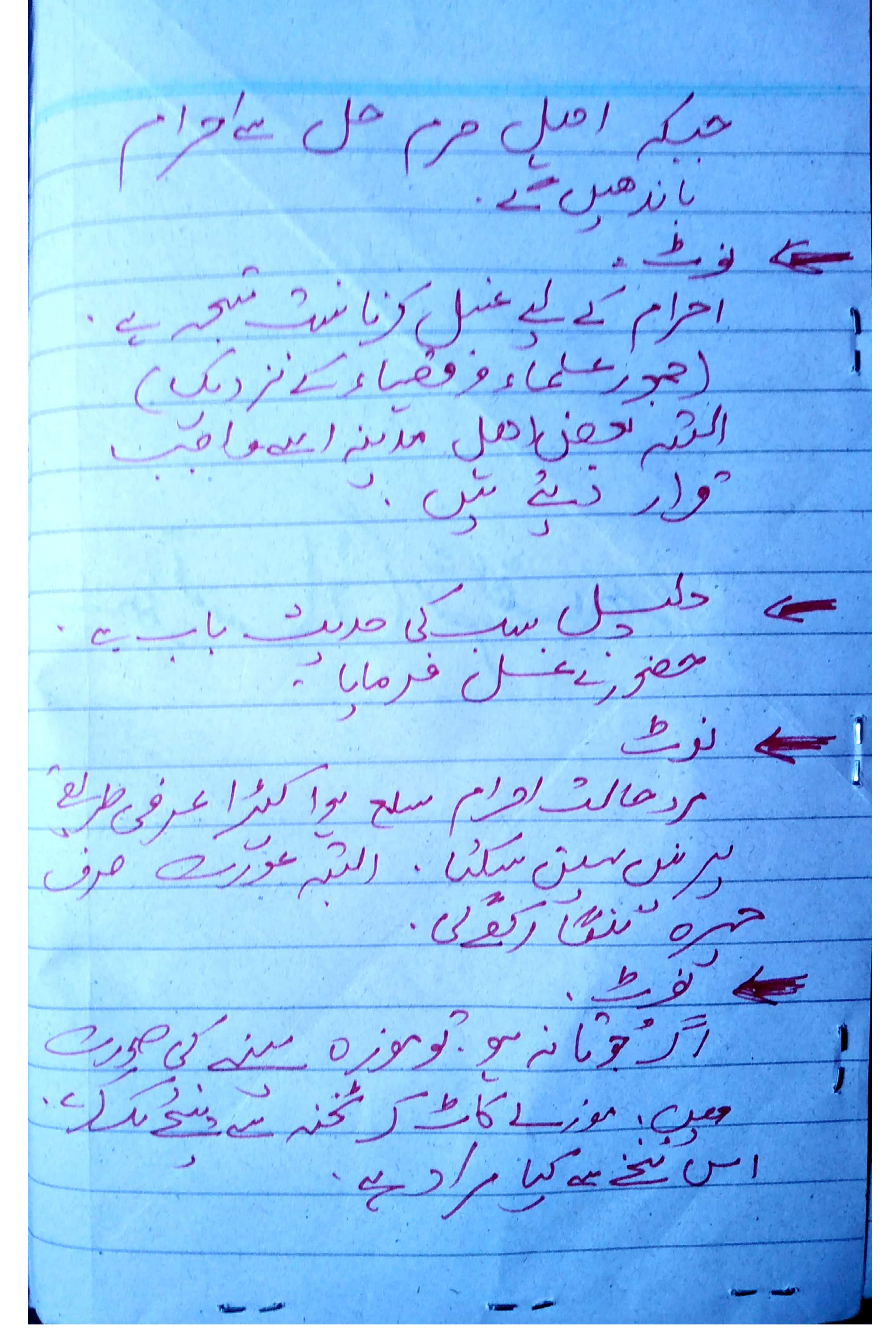
۳- قرن اہل نجد

۴- یلملم اہل یمن

۵- ذات عرق اہل عراق.

نوٹ

جو لوگ میقات کے اندر سے حج کا ادا کریں. تو ان کے لیے میقات اپنے گھر سے حرم میں داخل ہونے تک ہے.



جبکہ اہلِ حرم حل سے احرام
باندھیں گے۔

نوٹ:
احرام کے لیے غسل کرنا سنت ہے۔
(جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک)
البتہ بعض اہلِ مدینہ اسے واجب
قرار دیتے ہیں۔

دلیل سب کی حدیث باب ہے۔
حضور نے غسل فرمایا۔

نوٹ
مرد حالتِ احرام سلا ہوا کپڑا عرفی طریقہ
پر نہیں پہن سکتا۔ البتہ عورت صرف
چہرہ ننگا رکھے گی۔

نوٹ:
اگر جوتا نہ ہو تو موزہ پہننے کی صورت
تب، موزے کاٹ کر ٹخنہ سے نیچے کر لے۔
اس ٹخنے سے کیا مراد ہے۔

امام شافعی عام مخیط مراد لیتے ہیں۔

امام اعظم پاؤں کی پشت کی ہڈی مراد لیتے ہیں۔

امام اعظم کے نزدیک
موزہ کاٹے بغیر پہن لیا فدیہ واجب ہے۔
باقی ائمہ کے نزدیک
فدیہ واجب نہیں۔

نوٹ:
حالتِ احرام میں مرد سر اور چہرہ جبکہ عورت چہرہ ڈھانپے بغیر رکھے گی اگر
اس سے دم لازم آئے گا۔

نوٹ:
امام اعظم کے نزدیک
احرام سے پہلے خوشبو لگائی، پھر ابھی تک خوشبو ~~کا اثر~~ باقی ہے، تو کوئی حرج نہیں۔
یہی امام احمد کا مذہب ہے۔
امام شافعی اور امام مالک اس کو مکروہ قرار دیتے ہیں۔

عمرہ کا بیان

عمرہ کی ادائیگی کے لیے چار چیزوں کا خیال رکھنا
جنمیں سے ایک شرط ایک فرض اور
دو واجب ہیں.

1. احرام عمرہ شرط ہے.
2. طواف فرض ہے.
3. سعی واجب ہے.
4. تحلیق واجب ہے. (تکمیل)

حج قران کا طریقہ

حج قران کے لیے تیرہ چیزوں کا خیال رکھنا ضروری

1. ایک شرط
2. تین فرض
3. 8 واجب
4. ایک سنت ہے

1- احرام حج و عمرہ شرط ہے.
2- طواف عمرہ مع رمل. فرض ہے.
3- سعی عمرہ واجب ہے
4- طواف قدوم سنت ہے بمع رمل.

5- سعی بھی واجب ہے۔

6- وقوف عرفہ فرض ہے

7- وقوف مزدلفہ واجب ہے۔

8- رمی جمرہ عقبہ واجب ہے۔

9- قربانی واجب ہے۔

10- تحلیق تقصیر واجب ہے۔

11- طواف زیارت فرض ہے

12- رمی جمار واجب ہے۔

13- طواف وداع واجب ہے۔

سوال: قران اور تمتع میں فرق

حج تمتع میں پہلے تین کام اسی ترتیب سے ہیں، چوتھے نمبر پر تحلیق و تقصیر ہوتی ہے۔
پانچویں نمبر پر آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھنا ہوگا۔
بارہویں نمبر پر بھی طواف زیارت کے بعد حج قران میں سعی دوبارہ واجب نہیں۔ جبکہ حج تمتع میں واجب ہے۔
باقی سارا طریقہ ایک ہی طرح ہے۔

حج افراد

حج افراد میں حج قران کے ارکان کے مقابلے میں تین چیزیں نکل جائیں گی۔

طواف قدوم کی سعی

طواف عمرہ

سعی عمرہ

حج قران میں طواف زیارت کے بعد سعی واجب نہیں جبکہ حج افراد میں یہ سعی کی جائے گی۔

نوٹ:

حج افراد میں قربانی اختیاری ہے۔

(٤٤) محرم کے لیے شکار کھانے کا حکم (٤٥)

◄ نوٹ:

تمام ائمہ کے نزدیک محرم کا شکار کرنا، شکار میں مدد دینا اور ایسے شکار کا کھانا حرام ہے۔

◄ البتہ کسی دوسرے کا کیا ہوا شکار جسمیں محرم نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ اس بارے میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

◄ احناف کے نزدیک:

ایسے شکار کا کھانا محرم کے لیے مطلقاً جائز ہے۔ جسمیں محرم نے کوئی حصہ نہ لیا ہو۔ چاہئے شکاری نے محرم کے لیے ہی شکار کیا ہو۔

◄ دلیل - حدیث باب

ابو قتادہ انہ کان مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان ببعض طریق مکۃ تخلف مع اصحاب لہ محرمین وھو غیر محرم ورای حمارا وحشیا فاستوی علی فرسہ ثم سال اصحابہ ان یناولوہ سوطہ فابو فسالھم رمحہ فابو افاخذہ ثم شد علی الحمار فقتلہ

فاکل منہ بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بعضہم فادرکوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالوہ عن ذالک فقال انما ھی طعمۃ اطعمکموھا اللہ عزوجل.

⇐ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک.

اگر شکاری نے محرم کے لیے شکار نہ کرے تو اب محرم کا کھانا جائز ہے.

⇐ دلیل.

عن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول صید البر لکم حلال مالم تصیدوہ او یصاد لکم

⇐ سفیان ثوری، اسحاق بن راھویہ

مطلقاً شکار کے کھانے سے منع کرتے ہیں.

⇐ دلیل

حرم علیکم صید البر ما دمتم حرما

ہم اس کو شکار کرنے پر محمول کرتے ہیں.

مسئلہ محرم کے پچھنے لگوانے کا حکم

⇐ اگر محرم عذر کی وجہ سے پچھنے لگوائے۔ اسی طرح عذر کی وجہ سے اس کے سر کے بال چوتھائی سے کم کاٹیں جائیں۔
تو اس پر صدقہ ہے۔
اور چوتھائی سے زیادہ ہوں تو دم ہے۔

⇐ نوٹ۔ یہاں صدقہ سے مراد ایک مسکین کو پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، یا آدھا صاع گیہوں دینا۔

⇐ دم سے مراد

1- 6 مسکینوں کو آدھے صاع کے حساب سے صدقہ دینا۔
2- بکری دینا۔
3- 3 روزے رکھنا۔

⇐ اگر بلا عذر پچھنے لگوائے یا سر کے بال کاٹے چوتھائی سے زیادہ تو اس صورت میں بھی دم ہوگا۔

گردن کے تمام بال کاٹنے پر بھی دم ہوگا۔

(حج یا عمرہ سے رکاوٹ)

⟸ حج یا عمرہ سے رکاوٹ کو احصار کہتے ہیں.

⟸ ائمہ کے درمیان احصار کی تعریف میں رکاوٹ.

⟸ احناف کے نزدیک.

دشمن کی رکاوٹ کیساتھ ساتھ بیماری وغیرہ عوارض کو بھی احصار کے حکم میں لیتے ہیں.

⟸ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک.

صرف دشمن کی رکاوٹ کو ہی احصار شمار کرتے ہیں.

⟸ احصار کا حکم

محرم اپنا جانور حرم بھیجے اور جب جانور ذبح ہو جائے تو حلق کے بعد احرام کھول دے. اور آئندہ سال حج یا عمرہ ادا کرے.

8) دن کے وقت مکہ میں داخل ہونا

⇐ حرم کو حرم کیوں کہتے ہیں۔

1- حضرت آدم علیہ السلام جب یہاں آئے۔ تو آپ شیطانوں سے خوف کھاتے تھے کہ کہیں بہکا نہ دیں۔ تو فرشتے دائرے میں ان کی حفاظت کے لیے کھڑے تھے۔ تو اسی حدود کو رب تعالیٰ نے حرم بنا دیا۔

2- حجر اسود کو جب جنت سے لایا گیا تو جہاں تک اس کی کرنیں پہنچ رہی تھی۔ اس کو حرم بنا دیا۔

⇐ حرم کی حدود تنعیم کی طرف 3 کلومیٹر

⇐ جدہ کی طرف 8 کلومیٹر

⇐ ایک طرف 9 کلومیٹر

حرم کے لقطہ کا حکم

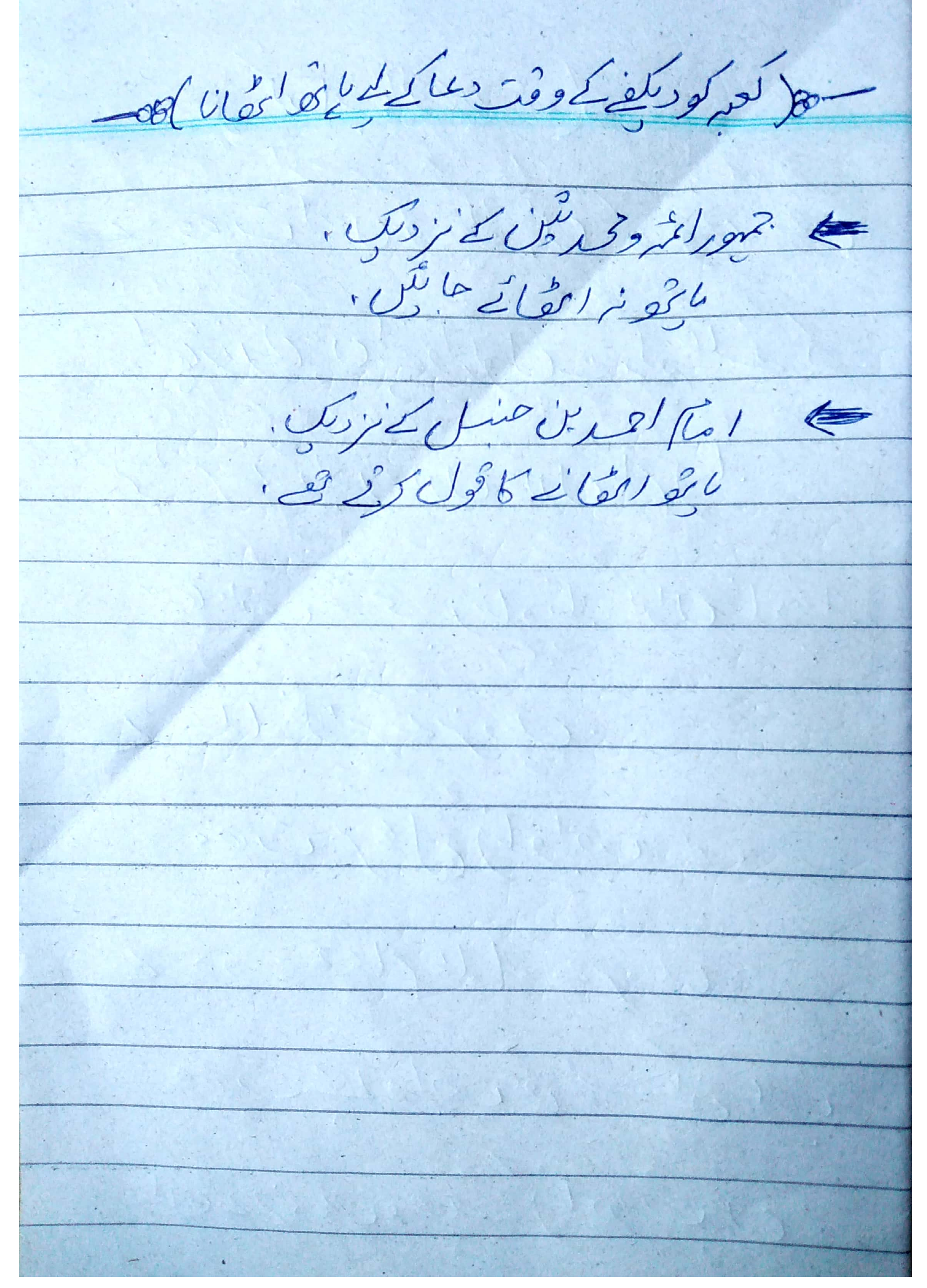
⇐ امام شافعی کے نزدیک۔

حرم کا لقطہ اعلان کے باوجود مالک کے نہ ملنے کی صورت میں اسے صدقہ نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اعلان کو جاری رکھا جائے گا۔

⇐ باقی ائمہ کے نزدیک۔

حرم و غیر حرم کے لقطے کا ایک ہی حکم بیان کرتے ہیں۔

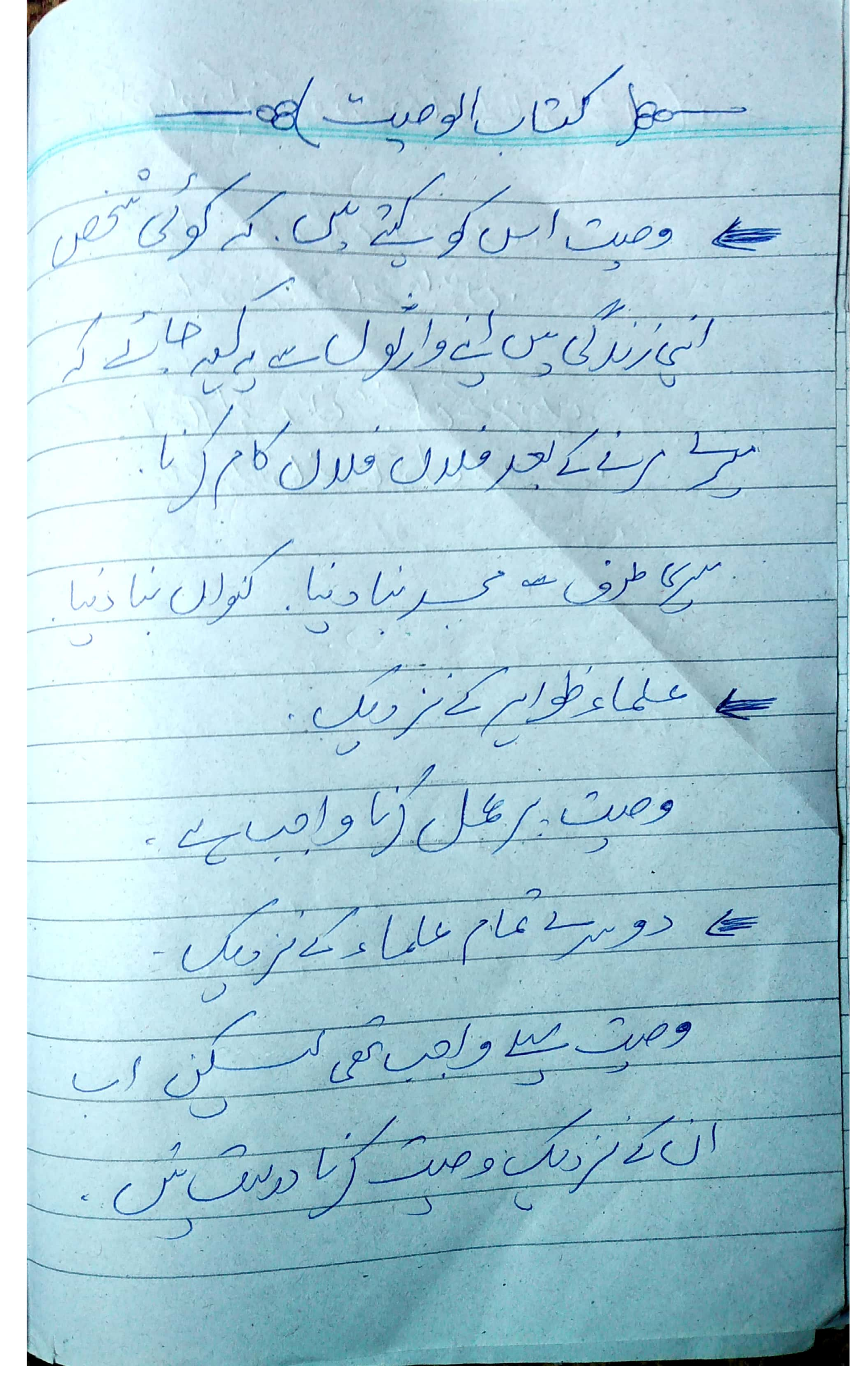
⇐ باب میں موجود مذکورہ حدیث سے مراد ہے کہ صرف حج کے دنوں میں ہی اعلان نہ کیا جائے۔ بلکہ بعد میں بھی اعلان کیا جائے۔



کعبہ کو دیکھنے کے وقت دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

⬅ جمہور ائمہ و محدثین کے نزدیک،
ہاتھ نہ اٹھائے جائیں۔

⬅ امام احمد بن حنبل کے نزدیک،
ہاتھ اٹھانے کا قول کرتے تھے۔



کتاب الوصیت

⟸ وصیت اس کو کہتے ہیں. کہ کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے وارثوں سے یہ کہہ جائے کہ میرے مرنے کے بعد فلاں فلاں کام کرنا. میری طرف سے مسجد بنا دینا. کنواں بنا دینا.

⟸ علماء ظواہر کے نزدیک.

وصیت پر عمل کرنا واجب ہے.

⟸ دوسرے تمام علماء کے نزدیک.

وصیت پہلے واجب تھی لیکن اب ان کے نزدیک وصیت کرنا درست ہے.

مسئلہ (تہائی سے زائد وصیت کا عدم جواز)

⇐ تہائی سے زائد کی وصیت کرنا جائز نہیں۔

⇐ دلیل: کیونکہ حضور علیہ السلام نے سعد بن

ابی وقاص کی حدیث میں ارشاد فرمایا

تم تہائی کی وصیت کرو۔ اور تہائی بہت

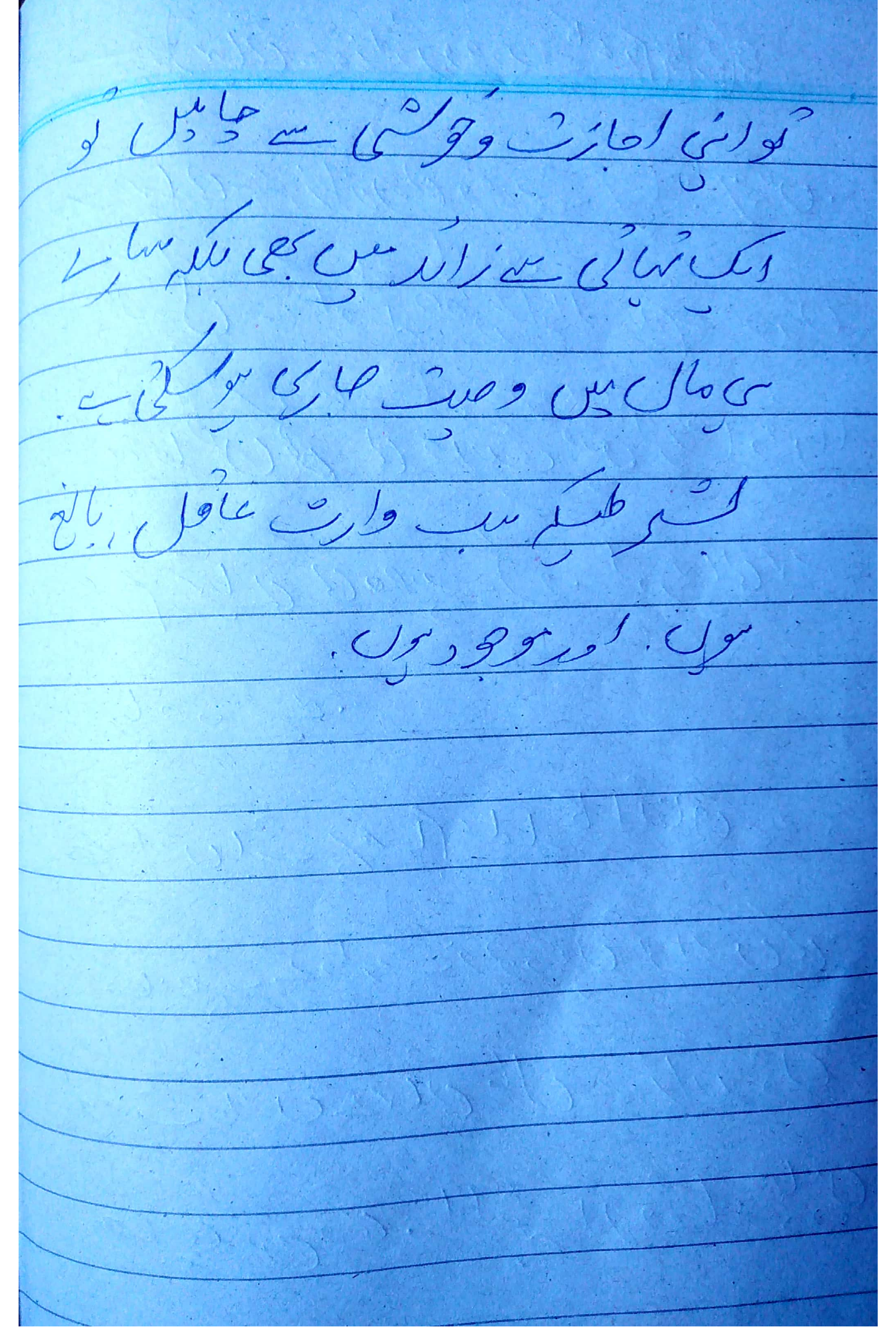
زیادہ ہے۔

⇐ اس بات پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

جس میت کے وارث موجود ہوں تو اس کی

وصیت اس کے تہائی مال سے زائد میں

جاری نہیں ہوگی۔ البتہ اگر ورثاء چاہیں



تو اپنی اجازت و خوشی سے چاہیں تو
ایک تہائی سے زائد میں بھی بلکہ سارے
ہی مال میں وصیت جاری ہو سکتی ہے۔
بشرطیکہ سب وارث عاقل، بالغ
ہوں۔ اور موجود ہوں۔

کتاب الاستعاذہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا
بلا کی مشقت سے بدبختی کے پہنچنے تک سے
بری تقدیر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے
اللہ کی پناہ مانگو۔

⇐ بلاء اس حالت کو کہتے ہیں جس میں انسان امتحان اور
آزمائش میں پڑ جاتا ہے اور فتنہ دین و دنیا کی گھاٹیوں
اور دشواریوں میں مبتلا ہوتا ہے۔

⇐ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
تین دعائیں قبول کی جاتی ہیں ان کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔

1- باپ کی دعا۔
2- مسافر کی دعا
3- مظلوم کی دعا۔